

نواب صدیق حسن خان اور خدمتِ حدیث

ڈاکٹر حمید اللہ عبدالقادر ☆

نام و نسب:

نواب صدیق حسن خان کا نام نامی اسم گرامی صدیق بن حسن بن علی نصف اللہ حسینی بخاری قنوجی ہے۔ (۱)

جہاں تک آپ کے سلسلہ آباء و اجداد کا تعلق ہے وہ تو بیک وقت اہل علم اور حکمران تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب جعفر صادق بن محمد باقر بن علی بن حسین سے جاملتا ہے۔ (۲)

پیدائش و پرورش:

نواب صاحب اتوار ۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۲۴۸ھ مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۸۳۲ء کو شمالی ہند کے علاقہ بانس بریلی میں پیدا ہوئے، یہ آپ کا نضیال کا علاقہ تھا۔ اسکے بعد آپ کی والدہ ماجدہ بانس بریلی سے قنوج (والد گرامی کا اصل مسکن تھا) منتقل ہو گئی۔ وہاں آپ کی تربیت و تعلیم کا بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ آپ اپنی عمر کے پانچویں سال میں داخل ہوئے تھے تو آپ کو یتیمی کی حالت کا سامنا کرنا پڑا۔ (۳)

آپ علم و ادب کی میدان میں خوب خدمات سر انجام دینے اور مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کے بعد ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۰۷ھ مطابق ۲۰ فروری ۱۸۸۹ء کو بھوپال میں وفات پا گئے۔

انا لله وانا اليه راجعون

تعلیم اور علمی اسفار:

آپ نے ابتدائی تعلیم اور چھوٹی چھوٹی کتابیں قنوج اور ارد گرد کے علماء سے پڑھیں اور جلیل القدر علماء کرام سے استفادہ کیا۔ (۴)

آپ نے حصول علم کے لئے مشہور شہروں کا سفر کیا۔ دہلی کی طرف بھی سفر کیا اور اس سفر کا

نام سفر میمونہ رکھا۔ وہاں علماء وادباء سے علوم و آداب حاصل کئے۔ عقلیات، تعلیقات، ادب، اور عربیت کے فنون کا درک حاصل کیا متبادل علوم کیساتھ شاذ اور منفرد چیزوں کا علم حاصل کیا۔ دنیا نے آپ کے علمی مقام کا اعتراف کیا۔ اور علوم شریعت کی معرفت میں ایک نمایاں مقام حاصل ہو گیا۔ (۵)

اخلاق:

نواب صاحب انتہائی کریم النفس اور شریف الطبع انسان تھے۔ (۶)

اہل علم کی حوصلہ افزائی اور تعظیم ان کا شیوہ تھا۔ آپ کے اخلاق کریمانہ اور تالیفات عالمانہ کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کے ہمعصر اور بعد میں آنے والے کاروان علم و دانش نے انہیں ہر دور میں خراج تحسین پیش کیا۔

تصنیفات:

نواب صاحب نے عربی اور اسلامی علوم کی ترویج و اشاعت میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ (۷) آپ تقریباً ڈیڑھ سو کتابوں کے مصنف ہیں۔ زیر نظر مقالہ میں آپ کی حدیث پر لکھی گئی کتابوں کا تعارف پیش کیا جائے گا۔

حدیث کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کی مختصر فہرست

- ۱۔ (عون الباری لحل ادلة البخاری)
- ۲۔ "السراج الوہاج من كشف مطالب صحيح مسلم بن الحجاج"
- ۳۔ "فتح العلام بشرح بلوغ المرام" ابن حجر کی معرکتہ الاراء کتاب بلوغ المرام کی شرح نواب صاحب نے عربی میں لکھی۔ جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ بعض احادیث کی تشریح بھی کی گئی ہے۔
- ۴۔ "الحرز المکنون من لفظ المعصوم المامون" چودہ صفحات پر مشتمل اس مجموعہ میں چالیس متواتر احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو کہ ۱۲۹۰ھ میں مطبع سکندری گروید سے طبع ہوا۔
- ۵۔ "اربعون حدیثا فی فضائل الحج والعمرة" (عربی) حج اور عمرہ سے متعلق چالیس احادیث۔ یہ مجموعہ آٹھ صفحات پر مشتمل ہے جو ۱۲۸۴ھ میں لکھا گیا۔
- ۶۔ "الادراک لتخریج احادیث رد الاشراک" یہ رسالہ مطبع نظامی کانپور سے ۱۲۹۰ھ میں شائع ہوا

جو کہ کل ۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس رسالہ میں شرک کے رد میں چند احادیث جمع کی گئی ہیں۔

۷۔ ”توفیق الباری ترجمۃ الادب المفرد للبخاری“ یہ امام بخاریؒ کی مشہور کتاب ”الادب المفرد“ کا اردو ترجمہ ہے۔ مطبع مفید عام، آگرہ سے ۱۳۰۶ میں طبع ہوا اور ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

۸۔ ”بغیۃ القاری فی ثلاثیات البخاری“ الجامع الصحیح للامام البخاری کی وہ روایات جو تین واسطوں سے مروی ہیں ان کی شرح ہے۔

۹۔ ”نزل الابرار بالعلم الماثور من الادعیۃ والاذکار“ (عربی) اس کتاب میں ادعیہ ماثورہ کو جمع کر دیا گیا ہے جو ۱۳۰۱ھ میں پہلی بار طبع ہوئی۔

۱۰۔ ”تقویۃ الایمان بشرح حلاوة الایمان“ (اردو) صحیحین کی مشہور حدیث ثلاث من کن فیہ وجد حلاوة الایمان الخ کی اردو شرح ہے مطبع مفید عام، آگرہ سے ۱۳۰۲ھ میں طبع ہوئی۔ یہ مجموعہ ۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

۱۱۔ ”یقظة اولی الاعتبار فیما ورد من ذکر اهل النار“ (عربی) جہنم اور اہل جہنم سے متعلق احادیث کا مجموعہ۔

۱۲۔ ”فتح المغیث بفقہ الحدیث“ (عربی) نقہ النہ پر مشتمل یہ رسالہ مطبع سکندری سے ۳۳۲ صفحات پر شائع ہو چکا ہے۔ جس میں عبادات و معاملات سے متعلق مسائل کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

۱۳۔ ”منہج الوصول الی اصطلاح حدیث الرسول“ (عربی) اصول حدیث کے متعلق یہ رسالہ ۲۳۳ صفحات پر مشتمل ہے مطبع شاہ جہانی سے ۱۲۹۱ھ میں شائع ہوا۔

۱۴۔ ”الرحمة المهداة الی من یرید زیادة العلم علی حدیث مشکوٰۃ“ اسمیں مصنف نے ہر باب کے تحت تین فصلوں میں احادیث جمع کی ہیں۔ نواب صاحب نے اس باب کی مزید احادیث کو ”الرحمة المهداة“ کے نام سے جمع کیا ہے۔ جسے مشکوٰۃ کے تمام ابواب کی فصل رابع کہنا چاہیے یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں ۳۵۲ صفحات پر مشتمل شائع ہو چکی ہے۔

۱۵۔ ”الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ“ (عربی) صحاح ستہ اور اسکے مؤلفین کے متعلق معلومات افزا کتاب ہے اسکے متعلق بھی ان شاء اللہ بعد میں تفصیلی تعارف پیش کیا جائے گا۔

۱۶۔ ”اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مائر الفقہاء والمحدثین“ (فارسی) آئمہ، فقہاء اور محدثین کے تذکرہ و خدمات پر مشتمل یہ کتاب ۱۲۸۸ھ میں مطبع کا پور نظامی سے ۴۳۶ صفحات پر مشتمل طبع ہوئی۔

۱۷۔ ”التاج المکمل من جواهر مائر الطراز الاخر والاؤل“ (عربی) محدثین و فقہاء کے تراجم پر مشتمل ہے۔ پہلی بار ۱۲۹۹ھ میں مطبع صدیقی بھوپال سے طبع ہوئی اور اسکا دوسرا ایڈیشن المطبع العربیۃ الہندیہ کے زیر اہتمام شائع ہوا۔

۱۸۔ ”کشف الکربة عن اهل الغربية“ مشہور حدیث ”بدأ الاسلام غرباً وسعود كما بدأ فطوبی للغرباء کی شرح ہے جو ۱۵۰ صفحات میں ۱۳۰۲ھ میں مطبع مفید عام سے طبع ہوئی۔

۱۹۔ ”حسن الاسوة بمائت من الله ورسوله فی النسوة“ عورتوں سے متعلق تقریباً تمام وسائل جو کتاب و سنت سے مروی ہیں اس رسالہ میں انہیں جمع کیا گیا ہے قابل مطالعہ ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۱ھ میں المطبعة القسطنطیہ سے طبع ہوئی تھی۔

۲۰۔ ”ضوء الشمس من شرح بنی الاسلام علی خمس“ صحیحین میں عبد اللہ بن عمرؓ کی مشہور حدیث کی شرح ہے جو ۱۳۰ صفحات میں مطبع مفید عام سے ۱۳۰۵ھ میں طبع ہوئی یہ شرح اردو زبان میں ہے۔

۲۱۔ ”مکارم الاخلاق ترجمة رياض الصالحين“ علامہ نوویؒ کی مشہور کتاب ”رياض الصالحين“ کا اردو ترجمہ ہے جو مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۳۰۶ھ میں طبع ہوا جو ۳۱۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۲۔ ”مسک الختام فی شرح بلوغ المرام“ اس میں حدیث اور مسائل فقہیہ کو جو ظاہر احادیث کے موافق ہیں۔ مع بیان اختلاف مذاہب مدلل بیان کیا ہے نیز چاروں ائمہ کرام کے مسلک پر روشنی ڈالی ہے۔

۲۳۔ ”موائد العوائد“: دو ضخیم جلدوں میں فارسی زبان میں لکھی گئی یہ کتاب ۲۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ مختلف مضامین کی احادیث مع حذف الاسناد جمع کیا گیا ہے۔ ۱۳۹۸ھ میں مطبع صدیقی بھوپال میں طبع ہوئی۔

۲۴۔ ”صلاح ذات البین بیان ماللزوجین“ یہ کتاب مطبع مفید عام آگرہ میں ۱۳۰۱ھ چھپ کر منظر عام پر آئی۔ اردو زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں حقوق الزوجین کی تفصیلات ہیں۔ کتاب ۱۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۵۔ ”محو الحوبة بايثار الاستغفار والتوبة“ اس مجموعہ میں توبہ و استغفار کے بیان میں احادیث صحیحہ کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب مطبع مفید عام آگرہ سے ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوئی۔ اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ کل صفحات ۲۶ ہیں۔ اس کو نواب صاحب نے اپنے صاحبزادے علی حسن خان ظاہر کے نام سے منسوب کیا ہے۔

۲۶۔ ”حظيرة القدس و ذخيرة الانس“ یہ مختلف موضوعات پر احادیث کا ایک مجموعہ ہے۔ پیش کردہ احادیث سے مصنف ”کا مقصد علم دوست حضرات کو عمل پر ابھارنا اور ارشادات نبوی کی جانب صحیح طریقہ پر گامزن کرنا ہے۔ تاکہ تعلق مع اللہ اور حب رسول اللہ کا ثبوت اپنے عملی کردار سے دیا جاسکے یہ کتاب ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے جو کہ ۱۳۰۶ھ میں مطبع شاہجہانی سے شائع ہو کر منظر عام پر آئی، زبان عربی ہے اس کو نواب صاحب نے اپنے صاحبزادے علی حسن خان طاہر کے نام سے منسوب کیا ہے۔

۲۷۔ ”ابجد العلوم“ نواب صاحب کی یہ تصنیف دراصل علوم اور علماء کے بارے میں بہترین دائرہ المعارف (انسائیکلو پیڈیا) ہے جو عربی زبان میں لکھی گئی ہے۔ ۱۲۹۵ھ میں مطبع بھوپال میں طبع ہوئی۔ اس کتاب کے تین حصے ہیں۔ الوشی المرفوم پہلا حصہ، اصحاب المرکوم دوسرا حصہ اور الرحیق المختوم تیسرا حصہ۔ یہ بہترین کتاب ہے اور بلاشبہ نواب صاحب کی تالیفی و تصنیفی کاوشوں کا بین ثبوت ہے نواب صاحب نے اس کتاب کے پہلے حصہ میں علوم اور اسکے اقسام کا ذکر کرنے کے بعد ایک اچھے طالب علم کی خصوصیات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ دوسرا حصہ مختلف علوم کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ علوم کی ترتیب حروف تہجی کے اعتبار سے رکھی گئی ہے اور اسمیں ۲۹ اقسام کے علوم کا ذکر کیا گیا ہے۔ ابجد العلوم کے تیسرے حصہ میں علماء کرام کی زندگی کے حالات قلمبند کئے ہیں ایک باب کے اندر علمائے ہند، بھوپال، یمن اور قنوج کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ آخری باب میں نواب صاحب نے اپنی زندگی کے حالات قلمبند کیے ہیں۔

۲۸۔ ”الدين الخالص“ یہ کتاب مصر سے ۱۳۷۹ھ میں شائع ہوئی۔ نواب صاحب کے زمانہ میں مطبع احمدی سے شائع ہو چکی تھی۔ اس کتاب میں توحید، کفر اور شرک کے متعلق تفصیلات دی ہیں ہر مسئلہ کو قرآن و سنت اور اقوال علماء سے واضح کیا ہے۔ جلد اول ۲۵۵ اور جلد ثانی ۲۸۷ صفحات پر مشتمل ہے۔

۲۹۔ عون الباری لحل ادلة البخاری: علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن احمد الزبیدی الحنفی المتوفی ۵۸۹۳ھ نے بخاری شریف کی تلخیص لکھی جس کا نام ”التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح“ رکھا تھا۔ انہوں نے ۸۸۹ھ میں کتاب مکمل کی جو ”مختصر الزبیدی“ کے نام سے معروف ہے اس مختصر کتاب کی کئی شروحات ہیں لیکن سب سے افضل و اجل شرح ”عون الباری.....“ ہے جو نواب صدیق حسن خان نے لکھی ہے۔ عون الباری نواب صاحب کی زندگی میں سب سے پہلے ”نیل الاوطار“ کے حاشیہ پر طبع ہوئی۔

عون الباری میں نواب صاحبؒ نے مسائل کو بہت واضح و مدلل انداز میں حل کیا ہے مشکلات کی توضیح بھی کی ہے افراط و تفریط سے بھی گریز کیا ہے۔

علامہ زبیدی صاحبؒ حدیث پہلے مقام پر درج کرتے ہیں؛ البتہ اگر دوسرے، تیسرے مقام پر متکرر حدیث سے ایسا فائدہ حاصل ہو جو پچھلے مقام پر نہیں ہوا یا اضافہ ہو تو زبیدی صاحبؒ اسے دوبارہ بھی ذکر کرتے ہیں ورنہ نہیں۔ وہ تحریر کرتے ہیں، "واذاتی الحدیث المتکرر اثبتہ فی اول مرة وان کان فی الموضوع الثانی زیادة فیہا فائدة ذکرہا والآفلا..... البتہ نواب صاحبؒ نے شرح میں متکرر حدیث کی دوسرے مقامات پر نشاندہی کر دی ہے۔ دو حدیثیں بطور مثال کے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱. "عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى الله وسلم قال وحوله عصابة من اصحابه بايعوني على ان لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادكم ولا تاتوا ببهتان تفترونه بين ايديكم وأرجلكم ولا تعصوا في معروف فمن وفى منكم فأجره على الله ومن اصابه من ذلك شيئا فعوقب به في الدنيا فهو كفارة له ومن اصاب من ذلك شيئا ثم ستره الله فهو الى الله ان شاء عفاهه وان شاء عاقبه فبايعناه على ذلك".

نواب صاحب لکھتے ہیں :

وحدیث الباب رجال اسنادہ کلہم شامیون ، وفیہ التحدیث والایخبار والعنعنہ . وفیہ روایۃ قاضی عن قاضی ابوادریس وعبادۃ وروایتہ من رآہ علیہ الصلاۃ والسلام عنمن رآہ لان ابا ادریس لہ رؤیۃ اخرجہ البخاری ایضا فی المغازی والأحكام وفی وفود الانصار وفی الحدود ، ومسلم فی الحدود ایضا ، والترمذی ، والنسائی والفاظہم مختلفۃ. (۸)

معلوم ہوا کہ نواب صاحبؒ لطائف الاسناد کے بھی ماہر تھے اور ساتھ ساتھ حدیث کی مکمل تخریج بھی کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نواب صاحب ایک محقق اور مجتہد بھی تھے۔

۲۔ عن ابی سعید الخدری انه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك ان يكون خير مال المسلم غنما يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن".

اس پر بحث کرتے ہوئے نواب صاحبؒ لکھتے ہیں۔

اسناد رجال هذا الحديث كلهم مدنيون وفيه صحابي يروى عن صحابي وهو من افراد البخارى عن مسلم وقد رواه ايضا البخارى فى الفتن والرقاق وعلامات النبوة ' كتاب الفتن اليق المواضع به "

عون الباری میں نواب صاحب نے تشریح کے لئے درج ذیل اسلوب اختیار کیا ہے مثلاً حدیث عن انس أن زيد بن ثابت حدثه انهم تسحر وامع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قاموا الى الصلوة ' قلت كم كان بينهما؟ قال: قدر خمسين اوستين يعنى آية.

الشرح:

وعن انس بن مالك (رضى الله عنه) ان زيد بن ثابت الانصارى رضى الله عنه (حدثه) اعنى انسا(انهم) اى زيدا واصحابه (تسحروا) اى اكلوا السحور وهو ما يؤكل فى السحر ' اما بضم فهو اسم لنفس الفعل.

(مع النبي صلى الله وسلم ثم قاموا الى الصلوة) اى صلاة الصبح قال انس (قلت) لزيد (كم) كان بينهما) اى بين السحور والقيام الى الصلوة ' (قال) زيد (قدر) قراءة (خمسين اوستيس آية) استدلل به البخارى على ان اول وقت الصبح طلوع الفجر ' لأنه وقت الذى يحرم فيه الطعام والشراب ' والمدة التى بين الفراغ من السحور و الدخول فى الصلوة وهى قراءة خمسين آية أو نحوه قدر ثلث ساعة ' ولعلها مقدار ما يتوضا فاشعر بذلك بأن أول وقت الصبح اول ما يطلع الفجر . وفيه انه صلى الله وسلم كان يدخل فى صلوة الصبح بغسل ورواته الخمسة بصريون . وفيه التحديث والعننه والقول . ورواية صحابي عن صحابي ' وأخرجه البخارى فى الصوم وكذلك مسلم والترمذى والنسائى وابن ماجه . (۹)

عون الباری کے ناشر یوں تبصرہ کرتے ہیں۔

ونجتزى بالإشارة إلى هذا الشرح لب اللباب ' وأنه جنى كتب وشروح للبخارى متعددة ' لا سيما "فتح الباری" وإرشاد السارى" بل هو مستل منه بالإضافة إلى نقول كثيرة من كتب القاضى الشوكانى والاميرالصنعانى وامثالهما ممن يعتمد الشارح . (۱۰)

مقدمہ عون الباری میں نواب صاحبؒ مزید ارشاد فرماتے ہیں ۔

وقد سلكت فى هذا الشرح طريق الانصاف وتجنبت مسلک الاعتساف عند تراحم

الاختلاف، فدونک شرحاً یشرح الصدور، ویمشی علی سنن الدلیل، وان خالف الجمهور،
اضاءت بهجته، فاخفت منه کواکب الدراری، کیف لا وقد فاض علیه الانوار من فتح الباری
واشرق علیه من هذا الجامع المبارک نوره اللامع وصدع خطیبه بحججه القاطعة القلوب
والمسامع. (۱۱)

۲۹۔ السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج.

نواب صاحب نے ”ملخص صحیح مسلم للمحافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری“ کی
شرح لکھی جسکا نام السراج الوہاج رکھا۔ نواب صاحب ”مقدمہ الکتاب میں لکھتے ہیں کہ مجھے یہ تلخیص
مولانا بن عبد العزیز جعفری کی عنایت سے ملی جو بھوپال مچھلی شہر کے قاضی تھے، یہ دو ضخیم جلدوں پر
مشتمل ہے علامہ ناصر الدین البانی نے اس شرح کی تعریف کی ہے نواب صاحب ”قلت“ کہہ کر اپنی
رائے کا اظہار بھی کرتے ہیں۔

”السراج الوہاج“ کو الشنون الدینیة قطر نے بھی شائع کیا ہے تحقیق عبد التواب ہیمل اور عبد
اللہ بن ابراہیم الانصاری کی ہے اسکے مجموعی اجزاء گیارہ ہیں۔

السراج الوہاج میں معتدل و متوازن انداز اختیار کیا گیا ہے۔ اسکی شرح کے لئے امام نووی کی
شرح مسلم اور دوسری کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا ہے، نواب صاحب ”متوسط شرح کرنے کی
وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”ولولا ضعف البینة وقصر الهممة وقلة الرغبة لقللة الطلبة للمطولات لبسطنه لایخل ولا
یمل، وخیر الکلام ماقل ودل“ (۱۲)

نواب صاحب ”مقدمہ الکتاب میں لکھتے ہیں کہ علم کے ساتھ مشغول ہونا افضل ترین اطاعت اور
قرب الہی کا ذریعہ ہے اور انواع خیر میں سے اہم ترین خیر ہے اور نہایت اہم عبادت ہے۔

آپ نے احادیث نبویہ کے علوم کو افضل ترین علم قرار دیا ہے جن میں اسانید کی معرفت، متون
سے واقفیت اور علوم حدیث سے روشناس ہونا ہے۔ لہذا مفتیان دین متین و مجتہدین و فقہاء کے لئے
ضروری ہے کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے عالم اور عامل ہوں۔ (۱۳)

نواب صاحب نے ہمیشہ حدیث صحیحہ کی روشنی میں اپنی رائے پیش کی۔ مثلاً:

۱. باب إذا اقيمت الصلوة فلا صلوة الا المكتوبة کے تحت لکھتے ہیں: وهذا نص في هذه المسألة

ويدل له الرواية الأخرى عند مسلم عن عبد الله بن مالك بن جهينة ان رسول الله صلى الله وسلم مرّ برجل يصلى وقد قيمت صلوة الصبح فقال يوشك أن يصلى أحدكم الصبح اربعاً.

امام نوویؒ کا حوالہ دیتے ہوئے نواب صاحبؒ فرماتے ہیں:

" في النهى الصريح عن افتتاح نافلة بعد اقامة الصلوة سواء كانت راتبة أو غيرها قال ' وهذا مذهب الشافعي والجمهور. وقال أبو حنيفة يصلى سنة الصبح مالم يخش فوت الركعة الثانية وقال الثوري مالم يخش فوت الركعة الاولى "

ان تمام اقوال کے بعد نواب صاحبؒ "قلت" کہہ کر لکھتے ہیں۔

ظاهر الحديث الصحيح عند مسلم و احمد و اهل السنن وغيره ان الخروج واجب اذا سمع إقامة الصلوة ' وهي قول المؤذن فدقامت الصلوة ' هذا هو المراد وإن كان المراد القيام الى الصلوة كان الواجب عليه اذا عاين قيامهم إلى الصلوة أن يخرج لأن ظاهر قوله صلى الله وسلم فلاصلاة ذات نفس الصلوة الشرعية. (۱۴)

۲۔ اس طرح نواب صاحبؒ "باب فى الوتر وركعتى الفجر" میں صحیح مسلم کی حدیث ابن عمر کان رسول الله صلى الله وسلم يصلى من الليل مثنى مثنى ويوتر بركعة کے متعلق لکھتے ہیں:

فيه دليل على ان اقل الوتر ركعة وان الركعة الفردة صلوة صحيحة وهذا مذهب الجمهور وقال ابو حنيفة: لا يصح الايتار بواحدة ولا تكون الركعة الواحدة صلوة قط والا احاديث الصحيحة ترد عليه منها حديث عائشة رضى الله عنها ويوتر منها بواحدة. (۱۵)

۳۔ مسجد میں نماز جنازہ کے بارے میں مسلم میں امام نوویؒ نے باب باندھا ہے باب الصلوة على الميت بالمسجد اس پر نواب صاحبؒ نے امام مالک اور امام ابو حنیفہ کا مذہب "لا تصح الصلوة على الميت فى المسجد" بیان کیا ہے اور مدلل انداز میں ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔ نواب صاحبؒ نے آخر میں "قلت" کہہ کر لکھا ہے وهو الذى تدل له الادلة كقوله عليه الصلوة والسلام "إن المؤمن لا ينجس" وقول أبى بكرؓ "طبت حياً وميتاً" و حدیث الباب رواه مسلم بطرق مختصراً ومطولاً وهو حجة على مانع هذه الصلوة فى المسجد. (۱۶)

۴۔ باب فرض الصلوة ركعتين، ركعتين کے عنوان کے تحت حضرت عائشہ کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔

نواب صدیق حسن صاحب ”اقول“ فرماتے ہیں: لم یثبت عن النبی صلی اللہ وسلم فی جمیع أسفاره الاّ القصر ذلك فی الصحیحین وغیرہما وأظهر الأدلة علی الوجوب حدیث عائشة هذا وهو فی البخاری ایضا وفيه أخبار بأن صلوة السفر اقرت علی ما فرضت علیہ فمن زاد فیها فهو کمن زاد علی أربع فی صلوة الحضر“۔ (۱۷)

۵۔ نواب صاحب ”طلاق ثلاثہ فی مجلس واحدہ کے تحت حدیث ابن عباس کی روشنی میں فرماتے ہیں ظاہر الحدیث فی هذه المسألة مآظہریة وهو صریح صحیح فی الدلالة علی المقصود وأما تأویلہ بما أوله فلا ضرورة تدعو إليه ولا إليه حاجة ولا حجة فیما قال عمر أو فعل إنما الحجة فیما كان فی عصر النبوة بمراى ومسمع ومن حضره الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ودرج علیہ أبو بکر الصدیق فی زمنه وعمر نفسه فی صدر امارته وقد بین عذرہ فی هذا الحدیث ۔

فهذا الحق ليس به خفاء فدعنى عن بنیات الطريق (۱۸)

۶۔ باب ”مثل من یقرأ القرآن ومن لا یقرآہ کے تحت امام نووی نے عنوان بنایا ہے باب فضیلة حافظ القرآن عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم ” مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن ‘ مثل الاترجة.....(الخ)

اس مسئلہ میں امام نووی پر نقد کرتے ہوئے نواب صاحب ”قلت“ کہہ کر لکھتے ہیں ”یس فی هذا الحدیث“ ذکر حفظ القرآن بل الذی فیہ فضیلة قراءتہ وہی اعم من ان تكون بالنظر فی المصاحف او علی الحفظ بل بالنظر اولی لزیادة اجر النظر ‘ مع اجر التلاوة“ (۱۹)

۳۰۔ الحطة فی ذکر الصحاح الستة: نواب صدیق حسن خان، اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور، ۱۹۷۷م صفحات ۳۱۴

یہ کتاب فاتحہ الکتاب، پانچ ابواب اور خاتمہ الکتاب پر مشتمل ہے۔ فاتحہ الکتاب میں دو فصول ہیں۔ فصل اول فضیلة العلم والعلماء پر مشتمل ہے اور فصل دوم میں علم حدیث اور محدثین کی فضیلت مفصلاً بیان کیا گیا ہے۔

باب اول کے تحت چار فصول ہیں ان کے اندر معرفتہ الحدیث، ابتدائی دور میں حدیث، اور انواع کتب حدیث پر مفصل تعارف دیا گیا ہے۔

باب دوم کا عنوان ”فی فروع علم الحدیث و ذکر الكتب المصنفة فیہا“ یہ باب سترہ ۷۱

فصول پر مشتمل ہے ان میں اہم عنوانات یہ ہیں علم الحدیث روایت و درایت علم النسخ و المنسوخ ، علم تلفیق الحدیث ، علم الادعیۃ و الاوراد ، علم طب النبی ، علم متن الحدیث ، علم رموز الحدیث اور علم وضع الحدیث۔
باب سوم: یہ باب پانچ فصولوں پر مشتمل ہے عنوانات یہ ہیں -

طبقات کتب الحدیث ، احادیث الاحکام ، ضبط الحدیث و درسہ و تحملہ فقہ الحدیث ، قلة علم الحدیث فی ارض الہند -

باب چہارم آٹھ ابواب پر مشتمل ہے - کتب احادیث صحیح بخاری مسلم ، ترمذی ابو داؤد سنن نسائی سنن ابن ماجہ اور مسند امام اعظم احمد بن حنبل کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے -

باب پنجم سات فصول پر مشتمل ہے - آئیں مذکورہ بالا کتب احادیث کے مؤلفین (مرتبین) کا مفصل تعارف پیش کیا گیا ہے -

یہ کتاب بہت ہی مفید اور معلومات افزا ہے - جزاء اللہ خیر العجزا

خاتمہ

نواب صدیق حسن خانؒ کی زندگی کے حالات ، دینی و علمی کارناموں کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ نواب صاحب ہر میدان کے شہ سوار تھے - بالخصوص علم حدیث کی خدمت کو اپنی زندگی کا شعار بنایا۔

الجامع الصحیح للبخاری۔ (مخلص) کی پانچ مجلات پر مشتمل تشریح موجود ہے اسی طرح الجامع الصحیح للصحیح المسلم (مخلص) کی گیارہ مجلات پر مشتمل تشریح و توضیح بھی ان کا بہت بڑا کارنامہ ہے اسی طرح بلوغ المرام کی شرح بھی قابل ذکر ہے۔ ان کتب کی تشریح میں انہوں نے بہت ہی اعلیٰ اور ارفع معیار قائم کیا ہے - صحیح احادیث سے استدلال کیا ہے کتاب و سنت کے مقابلہ میں کسی کی ذاتی رائے کو ہر گز قبول نہیں کیا -

اصول حدیث میں منہج الوصول الی اصطلاح حدیث الرسول جو سینکڑوں صفحات پر مشتمل ہے - بہت ہی معیاری اور تمام مباحث کو احاطہ کیا ہوا ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نواب صاحب کو درایت الحدیث پر بھی عبور حاصل تھا -

تاریخ و حفاظت حدیث پر نمائندہ کتاب الخطۃ فی ذکر الصحاح الستہ ہے۔ جسمیں اسی موضوع کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی ہے اور صحاح ستہ اور دیگر اہم کتابوں کا جامع تعارف پیش کیا ہے۔

حوالہ جات

- ۱- علی حسن خان سید: مآثر صدیقی، ۲/۹۳-۹۴
 - ۲- صدیق حسن خان: ققاء الارب من مسئلة النسب، ص ۱۳۵-۱۳۶
 - ۳- ابجد العلوم، ۳/۲۷۱، نزہۃ الخواطر، ۸/۱۷۸، التاج المکمل، ص ۵۴۶، ابقاء المنن، ص ۱۳۸
 - ۴- مآثر صدیقی، ۲/۳
 - ۵- مآثر صدیقی، ۲/۲۲-۳۳
 - ۶- مآثر صدیقی، ۷۲۱۴
 - ۷- دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب لاہور، ۱۲/۱۰۵
 - ۸- عمون الباری لکھل ادلۃ البخاری، ۱/۱۱۳، دارالرشید حلب سوریا ۱۹۸۳ء
 - ۹- عمون الباری، ۱/۶۵۶
 - ۱۰- مقدمہ دارالرشید
 - ۱۱- مقدمہ عمون الباری، ۱/۳۰۲
 - ۱۲- مقدمہ السراج الوہاج من کشف مطالب صحیح مسلم بن الحجاج
 - ۱۳- مقدمہ السراج الوہاج۔
 - ۱۴- السراج الوہاج، ۲/۲۸۴
 - ۱۵- السراج الوہاج، ۳/۸۶
 - ۱۶- // // ۳/۳۴۷
 - ۱۷- السراج الوہاج، ۲/۱۳۲
 - ۱۸- // // ۵/۳۳۴
 - ۱۹- السراج الوہاج، ۱۱/۵۸۹-۵۹۱
-